حاصلِ مطالعه

# بنی اسرائیل

## ایک طائرانہ نظر

**محمد بشیر هرل**

# بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآنِ حکیم کی سورۃ الصف کی آیت نمبر ۵ میں
بنی اسرائیل کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
"اور یاد کرو موسیٰ کی وہ بات جو اس نے اپنی قوم سے کہی تھی کہ:
اے میری قوم کے لوگو، تم کیوں مجھے اذیّت دیتے ہو حالانکہ تم خوب جانتے ہو
کہ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ پھر جب انہوں نے
ٹیڑھ اختیار کی تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیے۔
اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا"

# فہرست مضامین

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۔ | پیش لفظ | ۴ |
| ۲۔ | بنی اسرائیل کا مختصر تعارف | ۵ |
| ۳۔ | بنی اسرائیل کا مذہب | ۷ |
| ۴۔ | The Ten Commandments | ۹ |
| ۵۔ | بنی اسرائیل کی مقدس کتب | ۱۰ |
| ۶۔ | یہود کی مذہبی کتب و صحائف کی مکمل فہرست | ۱۱ |
| ۷۔ | بنی اسرائیل کی قومی نفسیات | ۱۲ |
| ۸۔ | اسرائیل (فلسطین) کا محلِ وقوع | ۱۲ |
| ۹۔ | بنی اسرائیل کی حالیہ تاریخ | ۱۳ |
| ۱۰۔ | بنی اسرائیل اور پاکستان | ۱۵ |
| ۱۱۔ | بنی اسرائیل، سال بہ سال | ۱۶ |
| ۱۲۔ | یورپ میں آبادکاری | ۲۰ |
| ۱۳۔ | بنی اسرائیل کتنا عرصہ فلسطین سے بے دخل رہے | ۲۲ |
| ۱۴۔ | مختلف قوموں کے ہاتھوں بنی اسرائیل کی تباہی | ۲۳ |
| ۱۵۔ | فلسطین سے دائمی بے دخلی کے بعد | ۲۳ |
| ۱۶۔ | یہود کی کچھ تصاویر | ۲۱ |
| ۱۷۔ | مؤلف کا تعارف | ۲۴ |

**************************

# بنی اسرائیل

## ایک طائرانہ نظر

## پیش لفظ

۱۔ پاکستانی معاشرہ میں یہودی لوگ موجود نہ ہونے کی وجہ سے اُن کے بارے میں ہماری معلومات اخبار یا ٹی وی تک محدود ہیں۔ یہ مختصر تحریر یہود کے بنیادی تعارف کے طور پر مرتب کی جا رہی ہے۔

۲۔ مندرج کوائف مصدقہ اور معتبر ماٰخذ پر مبنی ہیں اور کوشش کی گئی ہے کہ تعصب سے بالا رہ کر درست معلومات شامل کی جائیں، تاہم اگر کوئی غلطی نظر آئے تو نشاندہی فرما کر مشکور فرمائیں تاکہ اصلاح کی جا سکے۔

۳۔ حتی الوسع اختصار کی کوشش کی گئی ہے اور غیر ضروری پہلو شامل کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔

۴۔ میں استاذی المکرّم حضرت مولینا مفتی سعید احمد صاحب کا دلی طور پر شکر گزار ہوں جنہوں نے اس مضمون کے مسودہ کا پوری توجہ سے جائزہ لیا، بلا تکلف اصلاح فرمائی اور نہائت مفید مشوروں اور رہنمائی سے نوازا۔

************************

# بنی اسرائیل

## ایک طائرانہ نظر

### مختصر تعارف:

بنی اسرائیل، حضرت یعقوب علیہ السلام کے ۱۲ بیٹوں کی اولاد ہیں اور بنی اسرائیل اس لیے کہلاتے ہیں کہ حضرت یعقوبؑ کا لقب اسرائیل یعنی اللہ کا بہادر سپاہی یا اللہ کا شیر تھا۔ حضرت یعقوبؑ، ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے اور حضرت اسحٰقؑ کے بیٹے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کا خاندان بابل (عراق) کا باسی اوراعلیٰ سماجی وسرکاری مرتبہ کا حامل تھا۔ آپ کی دعوتِ توحید پر نمرود مشتعل ہوگیا اور آگ میں جلانے کی سزا سنا دی۔ اللہ نے آگ کو ٹھنڈا ہو جانے کا حکم دیا اور حضرت ابراہیمؑ وہاں سے اپنی بیوی سارہ اور بھتیجے حضرت لوطؑ کے ساتھ بابل سے ہجرت کر کے دریائے فرات کے ساتھ ساتھ چلتے حاران چلے گئے۔ وہاں سے حکمِ خداوندی سے براستہ کنعان ساحلِ سمندر کے ساتھ ساتھ مصر گئے، لیکن وہاں حالات کو سازگار نہ پا کر جلد ہی واپسی کا قصد کیا۔ واپسی کے موقع پر مصر کے حکمران نے تحائف کے ساتھ ساتھ ایک نوعمر مصری خاتون حضرت ہاجرہ بھی آپ کے ہمراہ کیں جن کے بطن سے حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے۔ (۱۰۰۰ سال بعد ۱۰۱۹ ق م میں حضرت سلیمانؑ نے بھی تخت نشین ہونے کے بعد مصر کے بادشاہ کی بیٹی سے شادی کی تھی۔ اور ۲۷۰۰ سال بعد ۷ ہجری میں حضورِ اکرمؐ کے مکتوب کے جواب میں بھی اس وقت کے شاہِ مصر نے مالی تحائف کے ساتھ حضرت ماریہ قبطیہ کو حضورؐ کی خدمت میں بھجوایا تھا جن کے بطن سے حضورِ اکرمؐ کا بیٹا ابراہیم تولد ہوا) ۔ وہاں سے واپسی پر حضرت ابراہیمؑ نے راستہ میں حضرت لوطؑ کو بحیرہ مردار کے جنوب میں سدوم کی گمراہ قوم کے ہاں تبلیغ کے لیے چھوڑا اور خود آگے بڑھ کر کنعان (فلسطین) کی سرسبز زمین پر پڑاؤ ڈالا اور گلہ بانی اور کاشتکاری شروع کی۔ آپ کی عمر ۸۶ برس تھی تو حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے۔ چند برس بعد حضرت سارہ کے بطن سے حضرت اسحٰقؑ تولد ہوئے۔ حضرت اسماعیل کو ۸ برس کا ہو جانے پر والدہ کے ہمراہ موجودہ مکہ کے مقام پر جو اُس وقت بے آب وگیاہ اور غیر آباد وادی تھی، لا کر منتقل کیا جہاں بعد میں خدا کے حکم سے باپ بیٹے نے مل کر بیت اللہ کی تعمیر کی۔ لیکن حضرت اسحٰقؑ وہیں کنعان میں والد کے ساتھ مقیم رہے۔ ان کے ہاں عیسو اور حضرت یعقوبؑ پیدا ہوئے۔ حضرت اسحٰقؑ نے اپنی وفات سے پیشتر حضرت یعقوبؑ کو جانشین نبی نامزد کیا لیکن عیسو جو بڑا بھائی تھا اس نے یہ فیصلہ تسلیم نہ کیا اور حضرت یعقوبؑ کو مصر جا کر اپنے ماموں کے ہاں مقیم ہونا پڑا۔ آپکی آخری دو بیویاں یعنی زلفہ اور راحیل اسی ماموں کی بیٹیاں تھیں۔ اللہ نے آپ کو مال اور اولاد میں بہت برکت دی اور ۴ بیویوں کے بطن سے ۱۲ بیٹے تولد ہوئے۔ (یہودا، شمعون، زبلون، لاوی، روبن، اشکار، دان، نفتان، جد، اشو، یوسف اور بنیامین) ان کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی

اوران میں اللہ نے بہت بڑی تعداد میں نبی مبعوث کیے۔ (آپ کے چوتھے بیٹے لاوی کی اولاد سے بعد میں حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر اور ان کے معاون نبی حضرت ہارونؑ مبعوث ہوئے۔) برسوں بعد حضرت یعقوبؑ مصر سے کنعان واپس لوٹے تو آپ کے ساتھ ایک بہت بڑی تعداد میں مویشی اور ملازم تھے اور آپ کی شان و شوکت قابلِ دید تھی۔ چنانچہ بڑے بھائی عیسو نے مقامی اقتدار سے دستبرداری اختیار کر کے حضرت یعقوب کو سردار تسلیم کر لیا۔ لیکن کنعان میں آپ کا قیام مستقل نہیں رہا۔ آپ کے عزیز بیٹے حضرت یوسفؑ کو یہیں کنویں میں ڈالا گیا اور ایک تجارتی قافلہ نے انہیں نکال کر مصر پہنچایا۔ عرصہ بعد حضرت یوسف کے مصر میں وزیر زراعت و خزانہ کے عہدہ پر متمکن ہونے کے بعد حضرت یعقوبؑ اور ان کے باقی بیٹے بھی اپنے خاندانوں سمیت کُل ۱۹۳ افراد ۱۹۲۵ ق م میں مصر منتقل ہو گئے، وہاں بنی اسرائیل کے لقب سے موجودہ قاہرہ سے ۱۰۰ کلو میٹر شمال مشرق میں دریائے نیل کے ڈیلٹا کے مشرق میں گوشن کے علاقہ کی زرخیز زمینوں میں بستیاں قائم کیں۔ یہ علاقہ چراگاہوں اور کاشت کاری کے لیے بہت اعلیٰ سمجھا جاتا ہے۔ حضرت یوسفؑ کے ۸۰ سالہ عہد

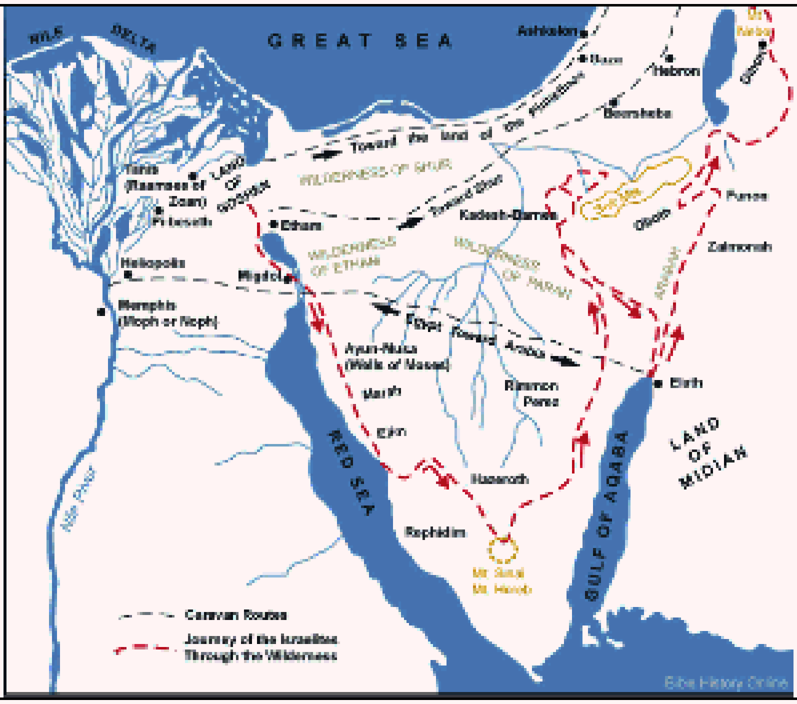
NILE DELTA
GREAT SEA
Ashkelon
Gaza
Hebron
Mt. Nebo
Beersheba
Toward the land of the Philistines
Tanis (Raamses or Zoan)
LAND OF GOSHEN
WILDERNESS OF SHUR
Toward Shur
Pi-beseth
Etham
Kadesh-Barnea
Oboth
Punon
Zalmonah
ARABAH
Heliopolis
Migdol
WILDERNESS OF ETHAM
WILDERNESS OF PARAN
Memphis (Moph or Noph)
Egypt Toward Arabia
Ayun-Musa (Wells of Moses)
Marah
Elim
Rimmon Perez
Elath
LAND OF MIDIAN
RED SEA
Hazeroth
GULF OF AQABA
Rephidim
Mt. Sinai Mt. Horeb
Nile River
Caravan Routes
Journey of the Israelites Through the Wilderness
Bible History Online

(نقشہ میں Red Sea کے اوپر کے حصہ میں Migdo کا مقام جہاں پاٹ بہت تنگ ہے)

اقتدار میں بنی اسرائیل مصر میں خوب پھلے پھولے اور کل ۴۳۰ برس مصر میں مقیم رہے۔ مصر سے نکلتے وقت ان

کی تعداد عورتوں اور بچوں کے علاوہ چھ لاکھ مرد تھی۔ حضرت یوسفؑ کی رحلت کے بعد اقتدار مقامی قبطیوں کے ہاتھ میں واپس چلا گیا اور بنی اسرائیل بتدریج زوال کا شکار ہوتے ہوتے غلامی اور گھریلو ملازمین کی نقش گئے۔ اِن کے صحت مند افراد سے پتھر اور لوہا کاٹنے، عمارتیں اور اینٹیں بنوانے جیسے کام لیے جاتے تھے جبکہ اِن کی عورتوں سے سوت بنوایا جاتا، اور ان کے کمزور افراد سے ٹیکس یعنی خراج لیا جاتا تھا۔ حضرت موسیٰؑ کی ولادت یہیں ہوئی اور آپ نے فرعون کی نیک دل بیوی آسیہ کی گود میں پرورش پائی۔ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو فرعونِ مصر کی غلامی سے نکال کر حضرت یعقوبؑ کے وطنِ مالوف یعنی فلسطین کی طرف لے جانے کے لیے روانہ ہوئے اور بحیرہ قلزم کے اُس تنگ پاٹ کے کنارے خیمہ زن تھے جہاں سے عبور کرنا تھا تو فرعون اپنی افواج کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ اس پر قومِ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کو کوسنے لگی کہ کیا مصر میں قبریں نہ تھیں جو تو ہم کو وہاں سے مرنے کے لیے بیابان میں لے آیا ہے۔ تو نے ہم سے یہ کیا کیا کہ ہم کو مصر سے نکال لایا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ انہیں فرعون سے بچا لایا تو بھی انہوں نے آبادیوں میں داخل ہونے کے لیے لڑائی کرنے سے انکار کر دیا اور حضرت موسیٰؑ کو کہا کہ جاؤ تم اور تمہارا خدا جا کر جنگ کرو۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کے زیرِ قیادت مصر سے ہجرت کے بعد بھی ۴۰ برس تک صحرائے سینا میں بھٹکتے رہے اور کسی آبادی میں داخل نہ ہو سکے۔ اسی دوران حضرت موسیٰ پر کوہِ طور پر اولین وحی نازل ہوئی جو احکامِ عشرہ کہلائے۔ کوہِ طور صحرائے سینائی کے جنوبی حصہ میں بحیرۂ احمر کے ساحل سے ذرا دور واقع ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی وفات کے ایک سال بعد حضرت یوشع بن نون کی قیادت میں بنی اسرائیل جنوبی فلسطین میں داخل ہو سکے لیکن یروشلم پر قبضہ حاصل نہ کر سکے۔ سن ۱۴۲۸ ق م حضرت یوشع بن نون وفات پا گئے جس کے بعد بنی اسرائیل خود مختار قبائل میں بٹ گئے اور ان کی اجتماعی قوت ختم ہو گئی۔ یہودہ حضرت یعقوبؑ کا بڑا بیٹا تھا یعنی پہلی بیوی کا پہلا بیٹا۔ اس کی نسل سے جو قبیلہ بنا اس کا نام بنی یہودہ یا یہودی پڑ گیا۔ یہ فلسطین کے جنوبی علاقہ میں مقیم تھا۔ اس قبیلہ نے کچھ عرصہ کی لڑائیوں کے بعد یروشلم پر قبضہ کیا تو شہر کو جلا کر خاکستر کر دیا اور شہر کے اصل باشندوں پر مظالم کی انتہا کر دی۔ پورے فلسطین پر ان کا تسلط بہت عرصہ بعد ۱۰۵۲ ق م میں حضرت داؤدؑ نے میں قائم کیا اور حضرت سلیمانؑ نے یروشلم میں ہیکل تعمیر کروایا۔ حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بعد ان کے ایک نبی "ناتن" نے ان کی حکومت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ جنوبی ریاست بنی یہودا

کے حصے میں آئی اور یہودیہ کہلائی۔ بنی شمعون بھی اسی ریاست میں آباد تھے۔ باقی دس بھائیوں کی اولاد کو شمالی ریاست "اسرائیل" دے دی گئی۔ ۷۲۱ق م میں اس ریاست اسرائیل کو اشوریوں نے حملہ کر کے تباہ کر دیا، شہر کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی اور جو اسرائیلی تہہ تیغ ہونے سے بچ گئے وہ دنیا بھر میں منتشر ہو گئے اور "دس گم شدہ قبائل" کہلائے۔ ۱۳۰ سال بعد ۵۸۸ق م میں جنوبی ریاست یہودیہ کو بھی بابل کے حکمران بخت نصر نے تباہ و برباد کر دیا، ہیکلِ سلیمانی کو مسمار کر دیا، بنی یہودا کی کثیر تعداد کو مصر کی کانوں میں بطور غلام بیچ دیا گیا اور ۷۰ ہزار افراد کو غلام بنا کر بابل لے گئے جہاں یہ لوگ یہودیہ کے باسی ہونے کی وجہ سے "یہودی" کہلائے۔ نصف صدی بعد فارس کے حکمران نے بابل فتح کر لیا تو یہودی ایک سازش کے ذریعہ آزادی کا پروانہ حاصل کر کے واپس فلسطین آ کر آباد ہو گئے اور پورے فلسطین کو اسرائیل کہنے لگے۔

## اسرائیل (فلسطین) کا محلِ وقوع:

خطۂ عرب کے شمال میں بحرِ روم کے جنوبی ساحل پر مصر کے صحرائے سینائی سے شرقی سمت ملحق، اردن کے شمال مغرب، بیروت کے مغرب میں ایک لمبی تکون کی طرح یہ ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ بحر روم کے پار یورپی ممالک ہیں۔ اور بیروت سے پار شمال شرق میں ترکی ہے۔ جنوب میں خلیج عقبہ پر ایلات کی بندرگاہ اسے بحیرۂ احمر سے ملاتی ہے۔ مصر نے ۱۹۶۷ء میں اسی بندرگاہ کی ناکہ بندی کی تھی تو وہ جنگ چھڑی تھی جس میں مصر کے ہاتھ سے پورا صحرائے سینائی اور دوسرے عرب ممالک کے کافی حصے اسرائیل نے ہتھیا لیے۔ بعد میں برسوں کی سفارتی کوشش کے بعد سینائی مصر کو واپس ملا۔ اسرائیل کا حدود اربعہ اس طرح ہے: جنوب میں خلیج عقبہ، جنوب مشرق میں اردن، شمال میں بحر روم، مغرب میں

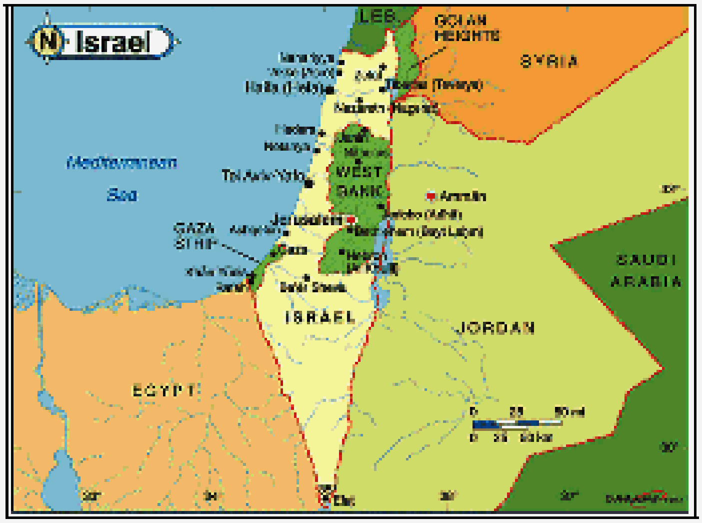
Israel
N
LEB.
GOLAN HEIGHTS
SYRIA
Haifa (Hefa)
Nazareth
Hadera
Netanya
Mediterranean Sea
Tel Aviv-Yafo
WEST BANK
Amman
Jerusalem
GAZA STRIP
Ashqelon
Gaza
Hebron (Al Khalil)
Beer Sheva
ISRAEL
JORDAN
SAUDI ARABIA
EGYPT
Elat
0 25 50 mi
0 25 50 km

صحرائے سینائی اور مشرق میں اردن، اور شمال مغرب میں شام اور لبنان واقع ہیں۔

## بنی اسرائیل کا مذہب:

یہ حضرت موسیٰ کی نبوت اور توراۃ کی تعلیمات پر کاربند خالص توحید پرست قوم ہیں۔ ان کا نسلی مذہب یہودیت کہلاتا ہے جو معین عقائد اور احکامات پر مبنی (حاملِ شریعت) الہامی مذہب ہے جس کا بنیادی عقیدہ خدا کی وحدانیت ہے۔ عیسائیت اور اسلام کے منکر ہیں اور حضرت عیسیٰؑ اور رسولِ اکرمؐ کو نبی یا رسول تسلیم ہی نہیں کرتے حالانکہ تورات میں "آنے والے نجات دہندہ" کی واضح پیش گوئی موجود ہے۔ اگرچہ مختلف مراحل پر ان میں مختلف فرقے بھی وجود میں آئے تاہم ان کے بنیادی اور عمومی عقائد اس طرح ہیں۔ توحید کے بعد محبوبیت یعنی اللہ کی محبوب قوم ہونے کا تصور ان میں بہت مضبوط ہے۔ روح کی بقاء اور روزِ قیامت جزا و سزا کے قائل ہیں۔ فرشتوں کے وجود کے قائل ہیں اور جبرئیل فرشتہ کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا دشمن ہے کیونکہ یہ ہم پر عذاب نازل کرتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسری وجہ یہ ہے کہ خدا نے اسے رسالت دے کر ہمارے پاس بھیجا تھا لیکن وہ آپ کے پاس آ گیا۔ ان کے عقائدِ عشرہ یعنی Ten Commandments میں خدا کے علاوہ کسی کو معبود ماننا، بت بنانا یا پوجنا، بلا وجہ خدا کی قسم کھانا، قتل، زنا، چوری، جھوٹی گواہی دینا اور حرص و لالچ منع ہے۔ سبت کی تقدیس اور اور والدین کی عزت فرض ہے۔ مرد کو طلاق کا غیر مشروط اختیار حاصل ہے، غلاموں سے اچھے سلوک کا حکم ہے، قیدیوں اور جانوروں سے بدترین سلوک رکھنے کی اجازت ہے۔ مفتوحین کو نیست و نابود کر دینے کے قائل ہیں (کتاب استثنا کے باب ۷ کی آیۃ نمبر ۲ کے الفاظ ہیں: اور جب خداوند تیرا خدا اُن کو تیرے آگے شکست دلا دے اور تو اُن کو مار لے تو اُن کو بالکل نابود کر ڈالنا۔ تو اُن سے کوئی عہد نہ باندھنا اور نہ اُن پر رحم کرنا)۔ یہ رحم یا نرم سلوک کو بے معنی الفاظ سمجھتے ہیں۔ قربانی کو تمام مذہبی رسوم پر فوقیت ہے، ختنہ کو عہد خداوندی سمجھا جاتا ہے اور آٹھویں دن تک بچے کا ختنہ کر دیا جاتا ہے۔ روزے کو خاصی اہمیت حاصل ہے اور رات دن ملا کر روزہ رکھا جاتا ہے۔ کل ملا کر روزوں کی تعداد ۱۱ ہے جو سال کے مختلف ایام میں رکھے جاتے ہیں۔ دن میں تین بار نماز ادا کرنا فرض ہے۔ اپنے مکان کی کھڑکی جو بیت المقدس کی طرف ہو، کھول کر دعائیں اور وظائف پڑھنے کا نام نماز ہے۔ عبادت گاہوں میں اجتماعی نماز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ہر روز کتابِ مقدس یعنی توراۃ کی کچھ آیات کی تلاوت ضرور کرتے ہیں۔ غیر یہودی کھانا ہر طرح سے ممنوع ہے، سؤر پالنا، ذبح کرنا یا اس کے گوشت کی تجارت بھی حرام ہے۔ تبلیغ منع ہے۔ اپنی لڑکیوں کی شادیاں اپنے باپ

دادا کے خاندان ہی میں کرنے کی تاکید ہے۔ دیت منع ہے اور قتل کے بدلہ میں قتل لازم ہے۔ سبت کے دن کام کرنا، سواری پر سفر کرنا اور آگ جلانا حتیٰ کہ سگریٹ سلگانے کے لیے دیا سلائی جلانا بھی ناجائز ہے۔ یہودی اپنی مذہبی روایات اور تعلیمات کے کٹر پابند ہیں۔ ان کا ایک بوڑھا وزیرِ اعظم ڈیوڈ بن گوریان جب ونسٹن چرچل کی آخری رسومات میں شرکت کے لیے لندن گیا تو سبت کے دن ہوٹل سے جنازہ گاہ تک پورے دس میل اپنے وفد کے ہمراہ پیدل سفر کیا اور سواری استعمال کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ سبت کے دن سواری استعمال کرنا منع ہے۔ ان کے ملک اسرائیل میں توراۃ کے منافی کوئی قانون نہیں بن سکتا۔ ان کی تقویم (کیلنڈر) تخلیقِ عالم سے شروع ہوتی ہے جس کے مطابق دنیا کی تخلیق ۴۲۲۳ قبل مسیح میں ہوئی، یعنی سن ۲۰۱۵ء میں تخلیقِ عالم کو صرف ۶۲۳۸ برس ہوئے ہیں۔ (اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ انہوں نے صرف معروف نبیوں کی عمروں کا میزان کر کے یہ قیافہ لگایا ہے۔ سائنسی تحقیقات کے نتائج اس تصور کی تصدیق نہیں کرتے)۔ قرآنِ حکیم میں یہود کا تذکرہ بے شمار مرتبہ آیا ہے۔ قرآنی آیات سے ہمیں ان کی جو کمزوریاں سمجھ آتی ہیں اُن میں نافرمانی، حدود سے تجاوز، صرف نسبت پر فخر، اپنی پسند سے بعض احکامات کو تسلیم کرنا اور بعض کا انکار کرنا، نفسانی خواہشات کی پیروی، کتمانِ حق، حق اور باطل کو خلط ملط کرنا، دین میں تحریف، حرص اور بے صبری، جھوٹ دھوکا اور خیانت، بخل، عہد شکنی، احکامِ الٰہی میں چوں چرا، تحلیلِ حرام، حسد اور ضد، باہمی قتل و غارت، بزدلی، حق کو پہچان کر بھی اُس کا انکار، احکامِ الٰہی پر حیل و حجت، قساوتِ قلبی، اور حضرت مریم پر (نعوذ باللہ) تہمت۔

# The Ten Commandments

(Exodus 20:2-17 NKJV)

1.**I am the Lord your God**, who brought you out of the land of Egypt, out of the house of bondage. You shall have no other gods before Me.

2 **You shall not make for yourself a carved image**, or any likeness of anything that is in heaven above, or that is in the earth beneath, or that is in the water under the earth; you shall not bow down to them nor serve them. For I, the Lord your God, am a jealous God, visiting the iniquity of the fathers on the children to the third and fourth generations of those who hate Me, but showing mercy to thousands, to those who love Me and keep My Commandments.

3 **You shall not take the name of the Lord your God in vain**,for the Lord will not hold him guiltless who takes His name in vain.

4 **Remember the Sabbath day, to keep it holy**. Six days you shall labor and do all your work, but the seventh day is the Sabbath of the Lord your God. In it you shall do no work: you, nor your son, nor your daughter, nor your male servant, nor your female servant, nor your cattle, nor your stranger who is within your gates. For in six days the Lord made the heavens and the earth, the sea, and all that is in them, and rested the seventh day. Therefore the Lord blessed the Sabbath day and hallowed it.

5 **Honor your father and your mother**, that your days may be long upon the land which the Lord your God is giving you.

אנכי ה'
לא יהיה
לא תשא
זכור את
כבד את
לא תרצח
לא תנאף
לא תגנב
לא תענה
לא תחמד

6. **You shall not murder**.

7. **You shall not commit adultery**.

8 .**You shall not steal**.

9. **You shall not bear false witness against your neighbor.**

10.**You shall not covet your neighbor's house**; you shall not covet your neighbor's wife, nor his male servant, nor his female servant, nor his ox, nor his donkey, nor anything that is your neighbor's.

## بنی اسرائیل کی مقدس (محرف) کتب:

ہرلان کی بڑی مقدس کتب پانچ ہیں: تو راۃ (Law) یعنی حضرت موسیٰ کے الہامات، تکوین (Genesis) جس میں کائنات کی پیدائش اور آدم کی ابتدائی تاریخ درج ہے، احبار (Laviticus) جس میں مذہبی رسومات اور عبادات کے طریقے بتائے گئے ہیں، اعداد (Numbers) اس میں مصر سے ہجرت کے وقت بنی اسرائیل کی تعداد وغیرہ درج ہے اور، تثنیہ (Deutronomy) جس میں شریعتِ موسوی کے باقی قوانین بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی کتب میں تاریخ اور قوانین حیران کن تفصیل سے مرتب کیے گئے ہیں۔ مثلاً کتاب اعداد میں گنتی اور شماریات، یا کتاب تلمود میں 'مشنا' کے نام سے فقہ مرتب کی گئی ہے۔ جس کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے: ۱۔ زراعت اور محصولات، ۲۔ مذہبی تہوار اور رسومات، ۳۔ نکاح، طلاق اور عدت، ۴۔ کفارہ، تاوان اور قصاص، ۵۔ مقدس اور پاکیزہ اشیاء اور ۶۔ طہارت اور صفائی۔ ان کے علاوہ زبور اور دیگر کتب بھی ہیں۔ تو راۃ اور ان کی دیگر مذہبی کتب کئی مرتبہ ہونے والی یروشلم کی تباہی کے ساتھ کئی مرتبہ آشفتگی اور گمشدگی کا شکار ہوئیں اور از سرِ نو ترتیب دی گئیں۔ مثلاً ۶۹۸ ق م میں تو راۃ ہیکل سے گم ہو گئی اور ۹۵ برس بعد اس کے مل جانے کا اعلان ہوا۔ بیس برس بعد ۵۸۸ قبل مسیح میں بخت نصر نے ہیکلِ سلیمانی کو جلا کر خاکستر کر دیا اور تو رات و دیگر کتب بھی جل گئیں۔ ان کی فلسطین واپسی کے عرصہ بعد سن ۴۴۴ ق م میں حضرت عزیرؑ نے جانفشانی سے تو راۃ کو از سرِ مرتب کیا اور اس کے احکام کو جس سختی سے نافذ کیا۔ اس کے پیشِ نظر کچھ یہودی ان کو فرطِ عقیدت سے اللہ کا بیٹا کہنے لگے۔ پھر ۱۷۵ قبل مسیح میں انطوکیس چہارم نے نو تعمیر شدہ ہیکل دوبارہ تباہ کر ڈالا تو تمام تر کتب کو بھی نذرِ آتش کر دیا۔ اس کے بعد ۷۰ عیسوی میں رومی جرنیل ٹائیٹس نے یروشلم کو تباہ کیا تو یہودی کی تمام کتب مقدسہ کو جلا دیا۔ پھر ۱۳۵ عیسوی میں ہیڈرئین نے یروشلم کو تاراج کیا تو تو راۃ سمیت کتب مقدسہ کو بھی تباہ کر ڈالا۔ ۲۰۰ عیسوی میں بھی جب خانہ بدوش قبائل نے تباہی پھیلائی تو انہوں نے بھی سارے مذہبی ذخیرہ کو تاراج کر ڈالا۔ اور بالآخر جب ۶۲۸ء میں ہرکولیس نے یروشلم کو مکمل طور پر نیست و نابود کر دیا تو علمی ذخائر بھی ناپید ہو گئے۔ ان سب واقعات کے بعد ان کے علماء اپنی کتب کو از سرِ نو مرتب یا تصنیف کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں اتنی تحریف ہو چکی ہے کہ اب نشاندہی بھی ممکن نہیں۔

# یہود کی مذہبی کتب وصحائف کی مکمل فہرست:

پیدائش
خروج
احبار
گنتی
استثناء
یشوع
قضاۃ
رُوت
۱۔سموئیل
۲۔سموئیل
۱۔سلاطین
۲۔سلاطین
۱۔تواریخ
۲۔تواریخ
عزرا
نحمیاہ
آستر
ایّوب
زبُور
امثال

واعظ
غزل الغزلات
یسعیاہ
یرمیاہ
نوحہ
حزقی ایل
دانی ایل
ہوسیع
یوایل
عاموس
عبدیاہ
یُوناہ
میکاہ
ناحوم
حبقُوق
صفنیاہ
حجّی
زکریاہ
ملاکی

*******

## بنی اسرائیل کی قومی نفسیات:

بحیثیت قوم، یہودی لوگ محنتی، سنجیدہ، اور قابل ہوتے ہیں۔ تعلیم، ٹیکنالوجی، ریسرچ، انجینئرنگ، میڈیسن، ایجادات، تجارت، صنعت، بنکنگ غرض ہر عملی شعبہ میں یہ صفِ اول میں نظر آتے ہیں۔ البرٹ آئن سٹائن، سگمنڈ فرائڈ، کارل مارکس، ملٹن سب یہودی تھے۔ طبی تحقیق میں ڈکسی نیشن کی سوئی، پولیو ویکسین، خون کے سرطان کی دوا، ہیپاٹٹس بی کی دوا، اعصابی توانائی کی دوا، مانعِ حمل گولی، انسانی آنکھ پر تحقیق، جنین پر تحقیق، گردے دھونے کا ڈائلسز، سب یہودیوں کی ایجاد ہیں۔ گذشتہ ۱۰۵ سالوں میں ۱۸۰ نوبل پرائز یہودیوں نے حاصل کیے۔ اِن کی ایجادات میں مائیکرو پروسیسر چپ، اینٹی چین ری ایکٹر، آپٹیکل فائبر کیبل، ٹریفک لائیٹ، سٹینلیس سٹیل، آواز والی فلمیں، ٹیلیفون، مائکروفون، وڈیو ٹیپ ریکارڈر وغیرہ شامل ہیں۔ کاروبار میں بڑے بڑے ادارے جیسے کوکا کولا، لیویز جینز، گوگل، ڈیل کمپیوٹرز، اوریکل، ڈنکن ڈونٹ، اور ییل یونیورسٹی، سب اِن کے ہیں۔ مشہور شخصیات میں ہنری کسنجر، میڈم میڈلین البرائٹ، بیری گولڈواٹر وغیرہ، اور میڈیا میں CNN, ABC News, واشنگٹن پوسٹ، ٹائم میگزین، نیویارک ٹائمز ان کے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں بھی گئے، تھوڑے ہی عرصہ میں ابھر کر سامنے آ گئے اور معیشت و معاشرت پر چھا گئے۔ اب بھی دنیا کی معیشت پر اِن کا کنٹرول ہے۔ لیکن ان کی قومی نفسیات ایک مخصوص ساخت کی ہے۔ حیلہ گری، بہانہ سازی اور مقصد بر آری کے لیے ہر جائز ناجائز حربہ استعمال کرنا ان کی عادت ہے۔ بخت نصر کے ہاتھوں عبرتناک تباہی کے بعد بابل میں نصف صدی کی غلامی کی زندگی کے بعد جب ایران کے سائرس نے بابل فتح کر لیا تو یہودیوں نے آزادی حاصل کرنے کے لیے ساز باز کے ذریعہ آستر نامی ایک نوعمر یہودی لڑکی کو بابل کے حکمران کے دربار میں پہنچایا جس نے حکمران کو ایسا لبھایا کہ اس نے آستر سے شادی کر لی، اس کے کہنے پر اپنے وزیرِ اعظم کو جو یہودیوں کا مخالف تھا، سولی چڑھا دیا، اور بالآخر شراب کے نشے میں بدمست کر کے آستر نے اس سے یہودیوں کی آزادی اور فلسطین واپسی کا حکمنامہ بھی حاصل کر لیا۔ یہ روایت ان کے عہدنامہ قدیم کی کتاب آستر میں تفصیلًا درج ہے۔ اِسی طرح بعد میں جب عیسائیت آہستہ آہستہ روم میں پھیلنی شروع ہوئی تو یہودیوں نے بوبی نامی ایک یہودی رقاصہ رومی شہنشاہ نیرو (اصل نام انطولیس پینٹیفیس) کے دربار میں پہنچائی

جس نے اس کے دل میں گھر کر کے اس سے عیسائیوں کے قتلِ عام اور آتشزنی کا سلسلہ شروع کروایا۔ جب رات کو یہ حسینہ نیرو کے پائین باغ میں اس کے سامنے رقص کرتی تو نیرو بطور شمع باغ کے چاروں کونوں میں ایک ایک زندہ عیسائی کو کھمبے سے باندھ کر آگ لگواتا اور اس روشنی میں بیوی کے رقص اور شراب سے محظوظ ہوتا۔ حتیٰ کہ اس نے روم کے اس حصہ کو آگ ہی لگوادی جس میں عیسائی موجود تھے۔ حالیہ تاریخ میں بھی قیامِ اسرائیل کے بعد متعدد یہودی لڑکیوں نے مصر کے بااثر اور مقتدر اصحاب سے تعلقات اور شادیاں استوار کیں جس سے اسرائیل کو واضح فوائد حاصل ہوئے۔

## بنی اسرائیل کی حالیہ تاریخ:

۶۲۸ء میں ہرکولیس نے یروشلم کو فتح کر کے تباہ کر دیا اور یہودیوں کو حتمی طور پر فلسطین سے باہر نکال دیا جو سپین اور فرانس وغیرہ میں جا کر آباد ہو گئے۔ ۱۰ سال بعد ۶۳۸ء میں حضرت عمر فاروق کے عہد خلافت میں ارضِ فلسطین اسلامی مملکت کا حصہ بن گئی۔ مسلمان جب یہاں آئے تو ہیکل کو تباہ ہوئے صدیاں گزر چکی تھیں اور فتحِ یروشلم کے بعد حضرت عمر نے اس جگہ سے کوڑا کرکٹ صاف کروا کر نماز پڑھی۔ اس کے بعد بیسویں صدی کے اوائل تک (ماسوائے ۸۰ سال کے مختصر عرصے کے جب ۱۰۹۲ء سے ۱۱۷۲ء تک صلیبیوں نے کچھ حصوں پر قبضہ کر لیا تھا) ارضِ فلسطین سلطنتِ اسلامیہ کا حصہ رہی۔ اس دوران یہودی تعداد آٹے میں نمک کے برابر رہی۔ یورپی ممالک سے بار بار کی جلاوطنی اور نسل کشی سے بنی اسرائیل کے ذہن میں پھر سے اپنا وطن حاصل کرنے کی سوچ پروان چڑھنے لگی۔ مغربی ممالک نے بھی حوصلہ افزائی کی۔ ۱۸۹۴ عیسوی میں تھیوڈر ہرزل نے صیہونیت کے نام سے آزاد اسرائیلی ریاست کی تحریک شروع کی جو مقبول

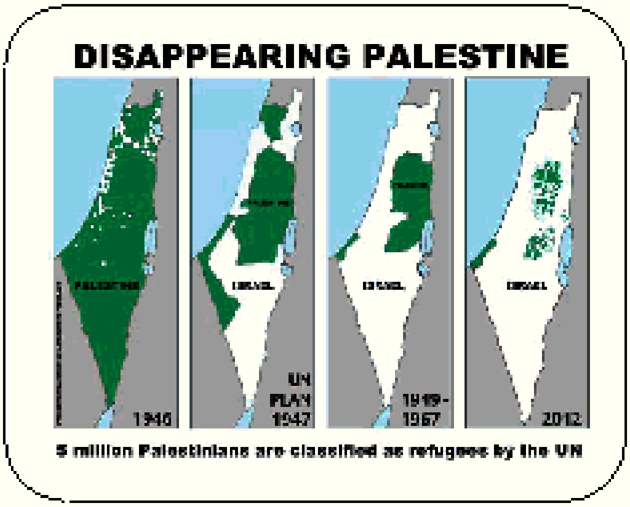

(نقشہ میں سفید رنگ یہودی آبادی کو ظاہر کرتا ہے)

ہوتی چلی گئی اور مغربی ممالک نے بھی ہمدردانہ رویہ اپنایا۔ بالآخر پہلی جنگِ عظیم کے خاتمہ کے بعد ۱۹۱۷ء میں اعلانِ بالفور کے ذریعہ برطانیہ نے سرزمینِ فلسطین پر یہودی قومی ریاست قائم کرنے کا وعدہ کرلیا اور برطانوی سرپرستی کے زیرِ سایہ یہودی مہاجرین کی فلسطین آمد، زمینوں کی خرید اور یہودی تعلیمی ادارے قائم ہونا شروع ہوئے۔ اُدھر انیسویں صدی کیا واخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں دنیا بھر سے یہودی امریکہ کا رخ کر رہے تھے جس پر وہاں بھی واویلا ہونے لگا۔ ۱۹۲۰ء میں امریکہ نے اپنے ملک میں یہودی تارکینِ وطن کا سیلاب روکنے کے لیے یوالیس کوٹا ایکٹ نافذ کرکے ان کی امریکہ آمد کی تعداد میں ۸۰ فی صد کمی کردی۔ اس طرح اِن کی فلسطین آمد کے رجحان میں اضافہ ہوگیا۔ ارضِ فلسطین میں یہودیوں کی آبادی جو ۱۹۱۴ء میں ۵ فی صد تھی ۱۹۲۵ء تک ۱۵ فی صد ہوگئی اور ۱۹۴۶ء تک ۳۱ فی صد تک پہنچ گئی۔ مقامی عربوں نے ۱۹۳۶ء سے ہی سخت مزاحمت شروع کردی لیکن ۱۹۴۷ء میں برطانیہ نے فلسطین کے جھگڑے کو اقوامِ متحدہ میں پیش کرکے امریکی تعاون اور مدد سے تقسیمِ فلسطین کا قانونی فیصلہ حاصل کرلیا۔ جس کی رُو سے ۵۵ فیصد رقبہ پر یہودیوں کو اپنی آزاد ریاست بنانے اور ۴۵ فیصد رقبہ پر فلسطینی عرب ریاست بنانے کا حق تسلیم کرلیا گیا اور ۱۴ مئی ۱۹۴۸ء کو اسرائیل بطور ایک خودمختار یہودی ریاست وجود میں آگیا۔ یہودیوں کو جن کے پاس اس سے پیشتر ۶ فی صد علاقہ تھا، انہیں سرزمینِ فلسطین کا ۵۵ فی صد علاقہ عطا کردیا گیا۔ یہ فیصلہ آتے ہی جھڑپیں جنگ میں تبدیل ہوگئیں۔ شام عراق لبنان اور مصر نے اپنی افواج فلسطین کے عرب علاقوں میں داخل کردیں البتہ اردن جنگ میں شریک نہ ہوا۔ لیکن ۱۰ ماہ کی لڑائی کے بعد فروری ۱۹۴۹ء میں مصر کو عمومی جنگ بندی پر مجبور کردیا گیا۔ عراق اور فلسطینیوں کے علاوہ سب ممالک نے جنگ بندی کے معاہدہ پر دستخط کردیے۔ اسرائیل ۵۵ فی صد سے بڑھ کر فلسطین کے ۷۷ فی صد رقبہ پر قابض ہوگیا اور فلسطین کی ریاست قائم نہ ہوسکی۔ اسرائیل کی ریاست قائم ہوجانے کے بعد دنیا بھر سے یہودیوں کو لاکر فلسطین میں آباد کرنے کا کام تیزی سے ہونے لگا جو مقامی عربوں سے زمینیں خرید خرید کر آباد ہوتے گئے اور عرب بتدریج بے دخل ہوتے گئے۔ جوں جوں آبادی کا توازن بگڑتا گیا، عربوں کی مزاحمت بڑھتی گئی کیونکہ ان کے آباء نے ۱۰۰۰ سال میں اس صحرائی زمین کو قابلِ کاشت بنا کر آباد کیا تھا۔ مئی ۱۹۶۷ء میں مصر نے جب اسرائیلی جہازوں کا خلیج عقبہ میں داخلہ بند کردیا اور اسرائیلی بندرگاہ

ایلات کی ناکہ بندی کردی تو اسرائیل نے نہ صرف مصر بلکہ شام عراق اور اردن پر بھی حملہ کردیا اور ۶ دن کی جنگ میں جزیرہ نمائے سینائی پر قبضہ کرلیا۔ چھ سال بعد ۱۹۷۳ء میں امریکہ کی کھلی حمائت کے ساتھ اسرائیل نے شام کو بھی ایک جنگ میں شکست سے دوچار کردیا۔ اس پر عرب دنیا نے امریکہ سے عدم تعاون کا راستہ اختیار کیا اور پاکستان نے عربوں کی کھلی حمایت کی۔ عربوں نے تیل کی ترسیل پر پابندی عائد کردی۔ (یہیں سے تیل کے بین الاقوامی نرخوں میں اضافہ کی ابتدا ہوئی اور مغربی ممالک نے توانائی کے متبادل ذرائع کی تلاش شروع کی)۔ لیکن ۱۹۷۴ء میں ہی شام اور اسرائیل نے جنیوا میں ایک معاہدے پر دستخط کردیے اور لڑائی ختم ہوگئی۔ ۶ جولائی ۱۹۸۲ء کو مزاحمتی عربوں کے ایک حملہ کو دہشت گردی قرار دیتے ہوئے اسرائیل نے شام کے علاقہ گولان پر قبضہ کرلیا، وہاں یہودی بستیاں قائم کرنا شروع کردیں، اور تنظیم آزادی فلسطین کو لبنان سے باہر دھکیل دیا۔ اس طرح اسرائیل عربوں کے ساتھ ایک کے بعد دوسری لڑائی میں کامیاب ہوتا چلا گیا اور ان جنگوں کے نتیجہ میں اسرائیل کی سرحدیں اپنے اصل سائز سے کئی گنا وسیع ہوگئیں، دریائے اردن کے مغربی کنارے، غزہ کی پٹی اور شام کی گولان کی پہاڑیوں پر یہودی بستیاں آباد ہو چکی ہیں۔ ان کی آبادی جو ۱۹۴۸ء میں ۸۵۰،۰۰۰ تھی ۲۰۱۴ء میں ۸۲ لاکھ سے تجاوز کرچکی تھی، فی کس آمدن ۳۰۰۰۰ ڈالر ماہانہ ہوگئی ہے۔ اسرائیل ایک بڑی معاشی اور فوجی قوت بن چکا ہے تو دوسری طرف دس لاکھ سے زیادہ فلسطینی عرب گھربار سے محروم ہوکر اردن، دریائے اردن کے غربی کنارے، غزہ، شام اور لبنان میں منتشر ہو چکے ہیں۔ مسلح مزاحمت جاری ہے جس کی ہمسایہ عرب ممالک مدد کر رہے ہیں۔ پاکستان بھی مسلسل اخلاقی حمایت کر رہا ہے۔

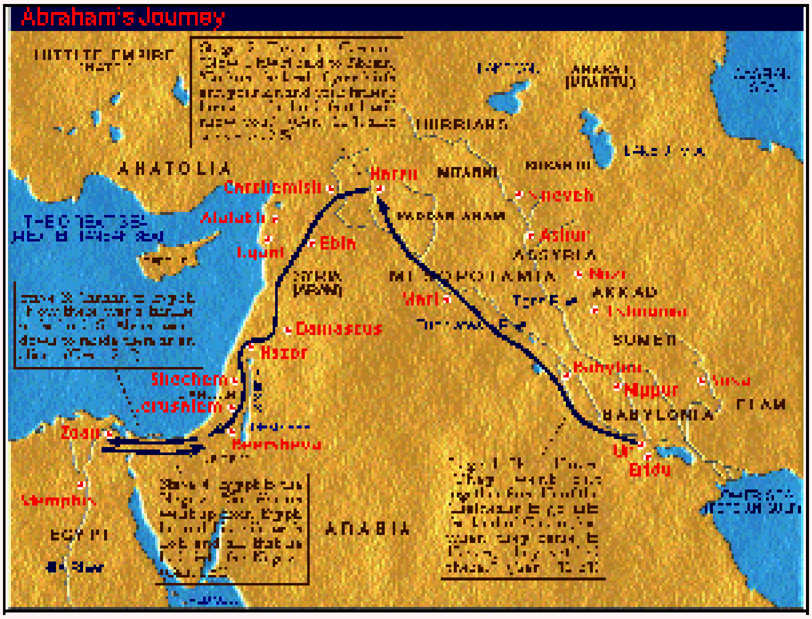
Abraham's Journey
HITTITE EMPIRE
ANATOLIA
HURRIANS
ARARAT
MITANNI
Carchemish
Haran
Alalakh
Ugarit
Ebla
PADDAN ARAM
Nineveh
Ashur
ASSYRIA
SYRIA
MESOPOTAMIA
Nuzi
AKKAD
Mari
Eshnunna
SUMER
Damascus
Hazor
Shechem
Jerusalem
Beersheba
Zoan
Memphis
EGYPT
Babylon
Nippur
Susa
ELAM
BABYLONIA
Ur
Eridu
ARABIA

(نقشہ سفر ہجرت حضرت ابراہیمؑ)

## بنی اسرائیل اور پاکستان:

پاکستان کا قیام بطور اسلامی ریاست ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ہوا، اور ۱۴ مئی ۱۹۴۸ء کو اسرائیل بطور یہودی ریاست وجود میں آیا۔ اسرائیل نے اپنا نام صرف اسرائیل رکھا لیکن اپنی مملکت کو دنیا بھر سے آنے والے یہودیوں کے لیے مخصوص کیا۔ پاکستان نے اپنا نام اسلامی ریاستِ پاکستان رکھا لیکن غیر مسلموں کے تحفظ کی آئینی ضمانت دی۔ ہندوستان نے اسرائیل کے ساتھ سفارتی اور دوستانہ تعلقات قائم کر لیے ہیں لیکن پاکستان نے عرب اسلامی ممالک کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کے لیے ابھی تک اسرائیل کو بطور آزاد ملک تسلیم نہیں کیا۔ ۱۹۷۴ء میں عربوں کی حمایت کے لیے لاہور میں اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد کی، اور پاکستانی وزیرِ اعظم بھٹو نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا "جہاں تک یہودیوں کا تعلق ہے، ہمیں بطور یہودی اُن سے کوئی پرخاش نہیں البتہ اِن کے صیہونی عزائم (یعنی آزاد یہودی ریاست کے قیام) کی حمایت نہیں کر سکتے"۔ اقوامِ متحدہ میں بھی اسرائیل کے خلاف پیش ہونے والی ہر قرارداد کی پاکستان حمایت کرتا ہے۔ عوامی سطح پر یہودیوں کو بطور دشمن ہی دیکھا جاتا ہے اور "یہود و ہنود کی سازشیں" ایک معروف اصطلاح ہے۔ ۱۹۴۷ء میں تقریباً ۲۰۰۰ یہودی کراچی میں آباد تھے اور کم و بیش ۲۰۰ پشاور میں بھی تھے۔ قیامِ پاکستان کے بعد ان میں سے کچھ لوگ تو ہندوستان چلے گئے اور باقی اسرائیل جا کر رملہ میں آباد ہوئے اور وہاں اُسی نام سے اپنی عبادت گاہ قائم کی جس نام سے کراچی میں موجود تھی۔ انہیں میں سے ایک اُن کا وزیر بھی بنا۔ پشاور میں اب ایک بھی یہودی نہیں ہے البتہ کراچی میں ۲۰۰ کے قریب موجود ہیں لیکن عوامی رجحان کے خوف سے اپنے آپ کو یہودی نہیں بلکہ پارسی ظاہر کرتے ہیں۔ آج دنیا بھر میں ڈیڑھ کروڑ یہودی ہیں جن میں سے تقریباً ۶۰ لاکھ امریکہ میں اور ۶۵ لاکھ کے قریب اسرائیل میں آباد ہیں۔

# بنی اسرائیل سال بہ سال

## ۲۲۱۵ ق م سے ۲۰۱۵ء تک بنی اسرائیل کی ۴۲۳۰ سالہ تاریخ کی داستان ۔

صحیح تاریخوں کے تعین میں خاصی مشکل پیش آئی ۔ مختلف کتب تاریخ میں بنی اسرائیل کے مختلف علماء نے اپنے اپنے حساب سے جو تاریخیں متعین کی ہیں اُن میں سے بعض باہم متصادم ہیں ۔ اس لیے میں نے صحتِ متن کی خاطر بائبل کی کتابِ تکوین (Genesis) اور کتابِ خروج (Exodus) پر انحصار کیا ہے ۔

| | | |
|---|---|---|
| ۲۲۱۵ | قبل مسیح | پیدائش ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام بمقام اُر، سلطنتِ بابل (حال عراق) ۔ آپ نے ۱۷۵ برس عمر پائی، ۲۰۴۰ ق م میں وفات پائی اور حبرون میں مدفون ہوئے ۔ |
| ۲۱۲۹ | قبل مسیح | پیدائش حضرت اسمٰعیلؑ بمقام حبرون ۔ اس وقت حضرت ابراہیمؑ کی عمر ۸۶ برس تھی ۔ |
| ۲۱۱۵ | قبل مسیح | پیدائش حضرت اسحٰق بمقام حبرون، فلسطین (حال اسرائیل) ۔ آپ نے ۱۸۰ برس عمر پائی اور ۱۹۳۵ ق م میں حبرون میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے ۔ |
| ۲۰۵۵ | قبل مسیح | حضرت یعقوب علیہ السلام کی ولادت ۔ آپ جنوبی فلسطین کے شہر حبرون میں پیدا ہوئے ۔ آپ نے ۱۳۰ برس عمر پائی اور ۱۹۰۸ ق م میں مصر میں وفات پائی ۔ حضرت اسحٰق اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کی قبریں یہیں ہیں ۔ |
| ۱۹۶۴ | قبل مسیح | پیدائش حضرت یوسف علیہ السلام ۔ (۱۱۰ برس عمر میں ۱۸۵۴ ق م میں وفات پائی) ۔ |
| ۱۹۳۴ | قبل مسیح | حضرت یوسفؑ ۳۰ برس عمر میں عزیزِ مصر مقرر ہوئے اور ۸۰ برس حکومت کی ۔ |
| ۱۹۲۵ | قبل مسیح | بنی اسرائیل کی مصر کی طرف ہجرت ۔ حضرت یعقوب بھی فلسطین چھوڑ کر اپنے بیٹوں کے خاندان کے ۹۲ افراد سمیت مصر چلے گئے ۔ |
| ۱۵۷۵ | قبل مسیح | حضرت موسیٰؑ کی ولادت ۔ آپ کی پرورش فرعون کی نیک دل بیوی کی گود میں ہوئی ۔ |
| ۱۴۹۵ | قبل مسیح | مصر سے خروج بہ جانب مشرق برائے فلسطین ۔ فرعون کی فوجی چوکیوں سے بچنے کے لیے سیدھا صحرائے سینا میں داخل ہونے کی بجائے ذرا جنوب میں جا کر بحیرۂ قلزم کے تنگ پاٹ کا راستہ اختیار کیا گیا ۔ کتابِ خروج کے مطابق خروج کے وقت بنی اسرائیل کو مصر میں بود و باش کرتے ہوئے چار سو تیس ۴۳۰ برس ہو چکے تھے ۔ |
| ۱۴۵۵ | قبل مسیح | وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام عمر ۱۲۰ سال ۔ |

| | |
|---|---|
| ۱۴۵۵ قبل مسیح | فلسطین میں داخلہ ۔ حضرت موسیٰؑ کی وفات کے بعد حضرت یوشع بن نون کی زیرِ قیادت بنی اسرائیل دریائے اردن پار کر کے بیت ایل اور یریحو سمیت وسیع علاقوں پر قابض ہونے میں کامیاب ہو گئے ۔ عمالقہ نے جوابی حملہ کیا جو ناکام کر دیا گیا، لیکن بنی اسرائیل یروشلم میں داخل نہ ہو سکے اور وہ بدستور عمالقہ کے زیرِ تسلط رہا ۔ |
| ۱۰۶۰ قبل مسیح | حضرت داؤدؑ کی بطور جرنیل تقرری کے بعد جالوت قتل ہوا اور عمالقہ پر بنی اسرائیل کو مکمل فتح حاصل ہوئی ۔ اس پر بادشاہ طالوت نے اپنی بیٹی حضرت داؤدؑ سے بیاہ دی ۔ |
| ۱۰۵۹ قبل مسیح | حضرت داؤدؑ طالوت کے جانشین کی حیثیت سے تخت نشین ہوئے ۔ آپ نے ۴۰ برس حکومت کی ۔ ۷ سال تک حبرون میں اور ۳۳ برس یروشلم میں دارالحکومت رکھا ۔ |
| ۱۰۱۹ قبل مسیح | حضرت سلیمانؑ مصر سے بنی اسرائیل کے نکالے جانے کے ۴۷۶ سال بعد اپنے والد حضرت داؤدؑ کے جانشین بنے اور تخت نشینی کے بعد مصر کے بادشاہ کی بیٹی سے شادی کی پھر دشمنوں کے قتل اور خاتمہ کے بعد تعمیرات کی طرف متوجہ ہوئے ۔ تخت نشینی کے ۴ سال بعد ہیکل کی تعمیر شروع کی جو ۷ سال میں مکمل ہوئی اور بنی اسرائیل کو مذہبی مرکزیت حاصل ہوئی ۔ اس کے علاوہ اپنا محل، اپنی بیوی کا محل، شہر کی فصیل، قلعے، اور بیتِ حورون اسفل کے علاوہ یروشلم اور لبنان میں بے شمار آبادیاں تعمیر کرائیں ۔ زبردست فوج تیار کی، بحیرۂ قلزم کی بندرگاہ پر جہازوں کا بیڑہ تیار کیا، پھر تجارتی بیڑہ تیار کیا اور اس کے بعد اپنا بیش قیمت تخت بنوایا جو تختِ سلیمانی کے نام سے تاریخِ انسانی میں مثال ہے ۔ معیشت کو اتنا مستحکم کیا کہ سلطنت سونے چاندی، قیمتی لکڑی، گھوڑوں اور رزق سے بھر گئی ۔ جب ملکہ صبا ملاقات کرنے آئی تو دیکھ کر دنگ رہ گئی اور کثیر تحائف دے کر اور لے کر واپس گئی ۔ ۴۰ برس حکومت کے بعد ۹۷۹ ق م میں وفات پائی ۔ |
| | حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کا ۸۰ سالہ دور بنی اسرائیل کے عروج کا دور تھا ۔ ان کی سلطنت فلسطین اور شام کے وسیع و عریض علاقوں پر مشتمل تھی ۔ آس پاس کی چھوٹی سلطنتیں ان کی باجگزار تھیں یہاں تک کہ خوشحال اور طاقتور جنوبی مملکت یمن نے بھی حضرت سلیمانؑ کی اطاعت قبول کر لی تھی اور ملکہ بلقیس خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئی تھیں ۔ حضرت سلیمانؑ کا دور ہوائی تسخیر اور دیگر مخلوقات پر حکومت کے علاوہ اسلحہ سازی، شیشہ سازی کی صنعت، بین الاقوامی تجارت اور عظیم الشان عمارات کی تعمیر |

روایتی طور پر یہودی عورتیں سر ڈھانپتی ہیں۔ مرد سر پر ٹوپی پہنتے اور داڑھی بڑھاتے ہیں

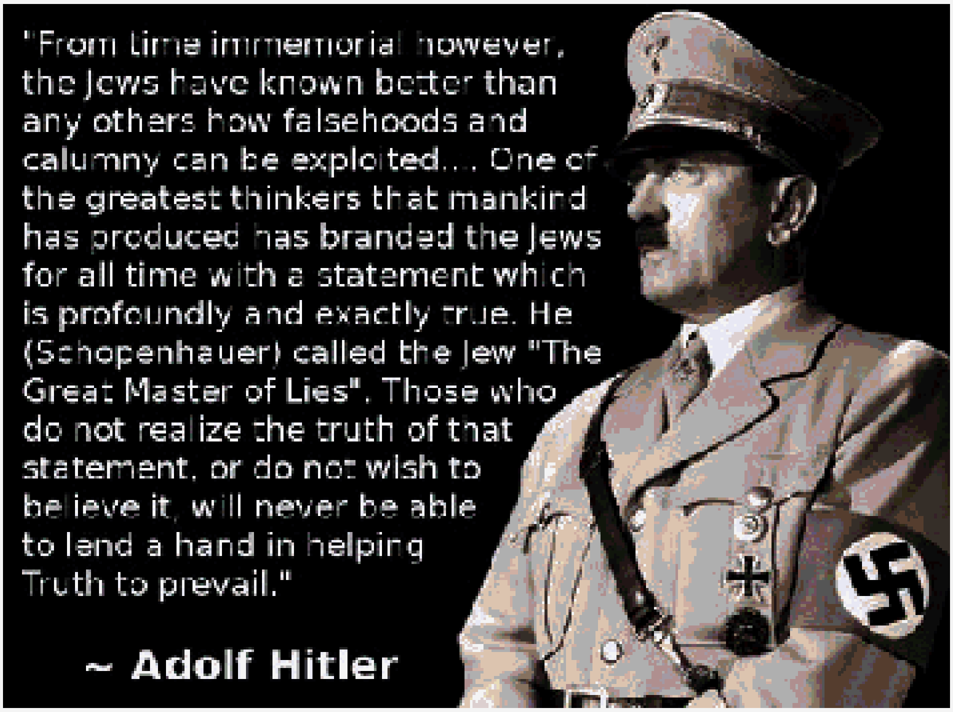

"From time immemorial however, the Jews have known better than any others how falsehoods and calumny can be exploited.... One of the greatest thinkers that mankind has produced has branded the Jews for all time with a statement which is profoundly and exactly true. He (Schopenhauer) called the Jew "The Great Master of Lies". Those who do not realize the truth of that statement, or do not wish to believe it, will never be able to lend a hand in helping Truth to prevail."

**~ Adolf Hitler**

"تاریخ گواہ ہے کہ جھوٹ اور دھوکہ کا استعمال یہودیوں سے بہتر کوئی نہیں جانتا" ۔ہٹلر

| | |
|---|---|
| | کا دور تھا۔ ہیکلِ سلیمانی اور قصرِ سلیمان کی تعمیر اُن کے عروج کی بڑی مثالیں ہیں۔ |
| ۹۷۹ قبل مسیح | وفات حضرت سلیمان علیہ السلام۔ ان کے بعد مملکت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ جنوب میں سلطنت یہوداہ کا پایہ تخت یروشلم قرار پایا، اور شمال میں مملکت اسرائیل قائم ہوئی جس کا دارالحکومت ۹۲۲ ق م میں سامریہ میں قائم ہوا۔ |
| ۷۲۱ قبل مسیح | اشوریوں (شامیوں) کے ہاتھوں تباہی۔ شمالی سلطنتِ اسرائیل کی شہر کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی، ہزاروں اسرائیلی تہہ تیغ ہوئے اور لاکھوں کو شرقی علاقوں میں جلاوطن کر دیا گیا۔ بنی اسرائیل، ۱۰ گمشدہ قبائل کی شکل میں ۲۰۰ سال جلاوطن رہے۔ |
| ۵۸۸ قبل مسیح | بخت نصر (بابل حال عراق کے حکمران) کے ہاتھوں تباہی اور مسماری۔ اس نے جنوبی سلطنتِ یہوداہ کو حملہ کر کے تباہ و برباد کر دیا۔ ہیکلِ سلیمانی اور یروشلم شہر مسمار کر دیا اور ۷۰ ہزار یہودیوں کو غلام بنا لیا جو بابل کے بیگار کیمپوں میں سخت بے کسی اور کسمپرسی کی حالت میں ۵۲ برس تک جلاوطن رہے۔ |
| ۵۳۶ قبل مسیح | ۵۲ برس بعد ایرانی شاہ سائرس نے بابل پر قبضہ کیا تو اُس نے یہودیوں کو آزاد کر دیا، انہیں یروشلم واپس جانے اور ہیکل کی تعمیرِ نو کرنے کی اجازت دی۔ |
| ۵۱۸ قبل مسیح | ہیکل سلیمانی کی تعمیرِ نو۔ مسماری کے ۷۰ سال بعد، یہوداہ کے آخری بادشاہ کے پوتے 'زروبابل' نے ہیکل سلیمانی کی تعمیرِ نو شروع کی جو برسوں جاری رہی۔ |
| ۴۴۴ قبل مسیح | حضرت عزیر کی یروشلم میں آمد۔ آپ یہود کا آخری جلاوطن گروہ لے کر واپس یروشلم پہنچے، دینِ موسوی کی تجدید کی، تورات کو از سرِ نو ترتیب دیا جو بخت نصر کے حملے میں تباہ ہو گئی تھی اور قوانینِ شریعت کو سختی سے نافذ کیا۔ یہودیوں نے انہیں اللہ کا پیارا اور بیٹا کہنا شروع کر دیا، لیکن اسرائیلیوں نے ان کی پیروی سے انکار کر دیا اور کوہِ جرزیم پر اپنا الگ مذہبی مرکز قائم کر لیا۔ |
| ۳۶۲ قبل مسیح | سکندر یونانی نے حملہ کر کے فلسطین کو یونان میں شامل کر لیا لیکن اس کی موت کے بعد کچھ عرصے کے لیے آزاد ہو گیا۔ |
| ۱۹۸ قبل مسیح | یونانی حکمران انطوکیس سوم نے فلسطین پر بزورِ شمشیر قبضہ کر کے دوبارہ یونانی سلطنت |

| | |
|---|---|
| | میں شامل کرلیا۔ اس دور میں یہودیوں نے یونانی تہذیب وثقافت اور طرزِ زندگی کو کسی حدتک اپنا لیا۔ کسی دوسری تہذیب کو اپنانے کا یہودیوں کی ڈیڑھ ہزار سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا۔ |
| ۱۷۵ قبل مسیح | آزاد دینی ریاست کا قیام۔ انطوکیس چہارم نے یہود کی مذہبی رسوبات پر پابندی لگائی تو تحریک چلا کر اپنی آزاد دینی ریاست قائم کر لی۔ |
| ۶۳ قبل مسیح | اٹلی کے جرنیل پومپائی نے حملہ کر کے ان کی دینی ریاست کا خاتمہ کر دیا اور فلسطین کو سلطنت روما کا ماتحت حصہ بنا دیا۔ اس دوران یہ اپنی فطرت سے مجبور ہو کر بارہا شورش کرتے رہے اور رومیوں کے ہاتھوں تباہی و بربادی کا نشانہ بنتے رہے۔ |
| ۵۴ قبل مسیح | کرائیسس نے حملہ کر کے ہزاروں یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور ان کی بے پناہ دولت لُوٹ کر یونان لے گیا۔ |
| ۴۳ قبل مسیح | لانجائینس نے حملہ کیا، ہزارہا یہود کو موت کے گھاٹ اتارا اور تیس ہزار کو قید کر کے روم لے گیا اور بطور غلام فروخت کر دیا۔ |
| ۴۰ قبل مسیح | اس کے تین سال بعد بالآخر بادشاہ ہیرود نے باگ ڈور سنبھالی تو ہیکل کی تعمیر وتزئین اور یہودیوں کی مذہبی اقدار کی سرپرستی شروع کی جس سے یہود میں خود اعتمادی اور مسرت پیدا ہو گئی۔ دوسری طرف یہود بھی رومی حکومت کے ساتھ محکم وفاداری استوار کرنے کے لیے کوشاں رہے جس سے رومی تہذیب وثقافت کی یلغار نے ان کو اندر سے کھوکھلا کر دیا۔ یہ مضبوط بادشاہ ہیرود اعظم کہلایا۔ اس کی موت کے بعد بنی اسرائیل میں داخلی انتشار اخلاقی گراوٹ اور بے حیائی زور پکڑ گئی۔ حضرت ذکریاؑ نے روکا تو انھیں آرے سے چروا دیا اور حضرت یحییٰ نے ٹوکا تو ان کا سر قلم کروا دیا۔ |

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کہہ کے اصلاح کی کوشش کی کہ میں "بنی اسرائیل کی بھٹکی ہوئی بھیڑوں" کو اکٹھا کرنے آیا ہوں۔ آپ نے اخلاقی برائیوں، سود خوری اور غریبوں پر ظلم کے خلاف آواز اٹھائی تو پوری قوم نے ان کے لئے سزائے موت کا مطالبہ کر دیا اور ان کے پیروؤں پر مظالم کی انتہا کر دی۔ اپنے اثر ورسوخ اور سازشوں کے ذریعہ روم میں بھی سرکاری سطح پر عیسائیوں پر مظالم، قتل اور زندہ جلانے کی سزائیں عام کروا دیں۔ یہاں تک کہ رومی شہنشاہ نیرو اپنے پائیں باغ میں روشنی کے لیے چاروں کونوں میں ایسے لوگوں کو زندہ گاڑ کر آگ لگواتا جن پر عیسائی ہو جانے کا الزام ہوتا۔

| | |
|---|---|
| ۷۰ عیسوی | ٹائیٹس رومی کے ہاتھوں تباہی ۔ ہیرودثانی کے دور میں یہود نے رومی تسلط کے خلاف بغاوت کر دی تو ٹائیٹس نے حملہ آور ہو کر ایسی تباہی مچائی جو تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائیگی ۔ اس قتلِ عام میں ایک لاکھ تینتیس ہزار یہود موت کے گھاٹ اتار دیے گئے ، سرسٹھ ہزار کو قیدی بنایا گیا جنہیں مصری کانوں میں بیگار لینے اور یونانی اکھاڑوں میں درندوں سے مقابلے یا شمشیر زنوں کا تختۂ مشق بننے کے لیے بیچ دیا گیا ۔ |
| ۱۳۵ عیسوی | ہیڈرئین کے ہاتھوں تباہی اور بے دخلی ۔ ٹائیٹس کے حملے سے ہونے والی عظیم تباہی سے بھی انہوں نے سبق نہ سیکھا اور اپنی اکھڑ اور سازشی روش پر قائم رہے جس کے نتیجہ میں ۱۳۵ء میں ہیڈرئین نے حملہ آور ہو کر ۱۱ لاکھ افراد کو تہہ تیغ کر ڈالا ۔ بچے کھچے یہود کو یروشلم سے بے دخل کر کے شہر کی از سرِ نو تعمیر کی ، اس نئے شہر کا نام یروشلم سے تبدیل کر کے ایلیا رکھا ، اور اس شہر میں یہود کا داخلہ منع کر دیا ۔ |
| ۳۲۲ عیسوی | ملکہ ہیلینا کے ہاتھوں تباہی ۔ فلسطین میں یہودیوں کے رہے سہے نشانات کو صلیبِ مسیح کی تلاش کی مہم کے دوران روم کی عیسائی ملکہ ہیلینا نے پوری طرح نیست و نابود کر دیا ۔ اس طرح وہ اقتدار کے ساتھ ساتھ اپنی مذہبی نوادرات سے بھی محروم ہو گئے ۔ |
| ۶۲۸ عیسوی | فلسطین سے حتمی اخراج ۔ تین سو سال بعد ۶۲۸ء میں ہرکولیس نے یلغار کر کے فلسطین کو مکمل تاراج کر دیا اور بچے کھچے یہود کو فلسطین سے نکال دیا ۔ اس طرح ارضِ فلسطین ان کے ہاتھ سے ہمیشہ کے لیے نکل گئی ۔ یہ سن ۷ ہجری کی بات ہے ۔ |
| ۶۳۸ عیسوی | سلطنتِ اسلامیہ ۔ حضرت عمر کے زمانہ میں ۶۳۸ عیسوی میں فلسطین پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا اور تیرہ سو سالہ اقتدار کی ابتدا ہوئی ۔ اس وقت سے لے کر بیسویں صدی کے آغاز تک مسلمانوں ہی کے قبضہ میں رہا ۔ (ماسوائے ۸۰ سالہ عرصہ کے جب ۱۰۹۲ء سے ۱۱۷۲ء تک صلیبیوں کا قبضہ رہا) ۔ |

## یورپ میں آبادکاری

| | |
|---|---|
| ۶۲۸ عیسوی | یروشلم پر رومی عیسائیوں کے قبضہ کے بعد بنی اسرائیل کو ارضِ مقدس سے مکمل طور پر نکال دیا گیا ، اور یہود سپین اور فرانس میں پھیل گئے ۔ |
| ۱۰۶۶ عیسوی | برطانیہ میں نفوذ ۔ سپین اور فرانس کے بعد انہوں نے برطانیہ میں پاؤں جمائے ۔ |

| | |
|---|---|
| ۱۲۹۰ عیسوی | اپنی ریشہ دوانیوں اور معیشت پر قبضے کی چالوں کی وجہ سے ۱۲۹۰ء میں انہیں برطانیہ سے نکال دیا گیا اور داخلہ پر پابندی لگا دی گئی۔ |
| ۱۴۹۲عیسوی | بنی اسرائیل سپین اور فرانس میں بھی اپنی فطرت سے باز نہیں آئے اور روایتی ہتھکنڈوں سے کام لے کر دونوں ممالک کی معیشت اور سیاست پر قبضہ کر لیا۔ عوامی ردِ عمل کے طور پر دونوں ممالک سے نکالے گئے اور ۱۴۹۲ء میں فرانس سے ان کا انخلا مکمل ہو گیا۔ |
| ۱۶۵۴عیسوی | برطانیہ میں دوبارہ آبادکاری۔ مسلسل کوششوں سے ایک مرتبہ پھر ۱۶۵۴ء میں برطانیہ میں دوبارہ آباد ہونے کا اجازت نامہ حاصل کر لیا۔ |
| ۱۷۷۶عیسوی | انہوں نے فرانس میں دوبارہ داخلہ کی کوشش جاری رکھی اور تقریباً تین صدی بعد ۱۷۷۶ء میں دوبارہ فرانس میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ |
| روس | فرانس سے نکالے جانے کے بعد یہ لوگ مشرقی یورپ، جرمنی اور روس میں آباد ہو گئے تھے۔ روس میں زارِ روس کا خاتمہ اور کمیونسٹوں کی کامیابی کے پیچھے انہیں کا ہاتھ تھا۔ سوشلزم کا بانی کارل مارکس بھی یہودی تھا۔ کمیونسٹوں کے اشتراک سے انہوں نے روس میں جو کردار ادا کیا، روسی عوام آج تک اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ |
| جرمنی | یہود کو جرمنی میں پاؤں جمانے کا خوب موقعہ ملا اور وہاں کی معیشت اور سیاست کو کنٹرول کرنے کے لیے اپنے روایتی طریقے اپنائے۔ ہٹلر ان کے ہتھکنڈوں سے ایسا مشتعل ہوا کہ اس نے انہیں عبرتناک سزا دی۔ جنگِ عظیم کے دوران جب ان لوگوں نے جرمنی کی معاشی شہ رگ دبائی تو ہٹلر ضبط نہ کر سکا اور اس نے، ان کے بقول، ساٹھ لاکھ یہود کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ یہودی اسے ہالوکاسٹ کہتے ہیں۔ |
| ۱۹۴۸ عیسوی | ۱۴ مئی ۱۹۴۸ء کو بالآخر اقوامِ متحدہ کے فیصلہ کے تحت فلسطین کے ۵۵ فی صد رقبہ پر مشتمل اسرائیل کے نام سے ان کی آزاد مذہبی ریاست قائم ہو گئی۔ |

## بنی اسرائیل کتنا عرصہ فلسطین سے بیدخل رہے:

| | | |
|---|---|---|
| ۱۵ | سال | حضرت یعقوبؑ مصر میں مقیم رہے، ماموں کی دو بیٹیوں سے شادی کی اور اولاد ہوئی۔ |
| ۴۷۰ | سال | مصر اور سینا میں قیام۔ |
| ۲۰۰ | سال | اشوریوں کے ہاتھوں تباہی کے بعد ملک بدر رہے۔ |
| ۵۰ | سال | بخت نصر کے ہاتھوں تباہی اور غلامی۔ |
| ۵۵۰ | سال | ٹائیٹس، ہیڈرئین، ہیلینا اور بالآخر ہرکولیس کے ہاتھوں مکمل تباہی اور دائمی بے دخلی۔ |

اسطرح حضرت یعقوب کی پیدائش (۱۸۳۶ق م) سے لے کر ہرکولیس کے ہاتھوں دائمی بے دخلی (۶۲۸ء) تک مجموعی طور پر ۲۴۶۴ سال میں سے ۱۲۸۵ سال یہ لوگ فلسطین سے باہر رہے۔ اور جہاں کہیں بھی گئے، نکالے گئے۔

## مختلف قوموں کے ہاتھوں بنی اسرائیل کی تباہی:

شام کے ہاتھوں تباہی، غلامی اور نسل کشی: ۷۲۱ ق م

عراق کے ہاتھوں تباہی، غلامی اور نسل کشی: ۵۸۸ق م

یونان کے ہاتھوں تباہی، غلامی اور لوٹ: ۳۶۲ق م، ۱۹۸ق م اور ۱۷۵ق م۔

سکندر، انطوکیس، کرائیسس اور لانجا ئینس کے ہاتھ بار بار تباہی۔

اٹلی روم کے ہاتھوں تباہی، غلامی اور نسل کشی: ۶۳، ۵۴، ۴۳، ۷۰ء، ۱۳۵، ۳۳۲، ۶۳۷ء

یثرب مدینۃ النبی سے بے دخلی اور قتل اپنی بدعہدی اور سازشوں کی وجہ سے: ۶۲۷ء۔

## فلسطین سے دائمی بیدخلی کے بعد:

سپین سے بے دخلی : ۱۴۰۰ ء

فرانس سے بے دخلی : ۱۴۹۳ء

| | | | |
|---|---|---|---|
| برطانیہ | سے بے دخلی | : | ۱۲۹۰ء |
| امریکہ | میں داخلہ پر قانونی کوٹہ | : | ۱۹۲۰ء |
| روس | سے بے دخلی | : | چودھویں صدی |
| جرمنی | سے بے دخلی اور نسل کشی | : | چودھویں صدی |

****************************

یہ بنی اسرائیل کا مزاج ہی ہے جس کی وجہ سے یہ قوم ہر ملک وقوم میں جا کر عروج پر پہنچی، لیکن پھر ہر قوم ان سے نالاں ہوئی، ان کی جان مال کی دشمن بن گئی، اور انہیں وہاں سے نکلتے ہی بنی۔ مدینہ منورہ اور خیبر سے اِن کے اخراج کی وجہ بھی وہی تھی جو دنیا بھر کے دیگر ممالک سے مختلف ادوار میں نکالے جانے کی تھی۔ جن ممالک میں یہ اِس وقت عروج پر ہیں اور حکومتی پالیسیوں وفیصلوں پر غالب نظر آتے ہیں، کون جانے کل کو وہاں کے عوام کیا ردِعمل ظاہر کرتے ہیں۔ مجھے تو وہاں بھی ان کا مستقبل ایسا ہی نظر آتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

****************************

## "حاصلِ مطالعہ" سیریز

"حاصل مطالعہ" سلسلہ مضامین عدیم الفرصت خواتین وحضرات کے استفادہ کی خاطر ترتیب دیے جا رہے ہیں۔ ان میں حتی الوسع اختصار کی کوشش کی جاتی ہے اور توجہ موضوع کے اہم معلوماتی پہلو پر مرکوز رکھی جاتی ہے۔ جذباتیت، تعصب اور غلو سے پرہیز کی شعوری کوشش کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ کی سابقہ کوششوں پر سنجیدہ اہلِ علم نے فراخدلانہ ستائش کا اظہار فرمایا ہے۔ ۔۔ تمت ۔۔

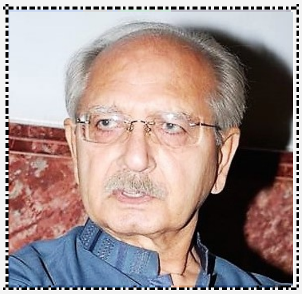

مؤلف محمد بشیر ہرل 0333-6517766

مضمون نگار واٹر ٹریٹمنٹ کی معروف کمپنی بی ایچ انڈسٹریز کے سربراہ ہیں۔ آپ کو سنجیدہ مطالعہ، حج بیت اللہ سمیت مشرق ومغرب میں دنیا بھر کے سفر، اور مختلف مذاہب کے اہلِ علم اور صائب الرائے خواتین وحضرات سے تبادلۂ خیال کے مواقع میسر رہے ہیں۔